سورۃ الفجر

آیات 17-30

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كَلَّا بَلۡ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَ ۙ ۝۱۷ وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۙ ۝۱۸
وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا ۙ ۝۱۹ وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ ۝۲۰ كَلَّاۤ اِذَا
دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا ۙ ۝۲۱ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ ۝۲۲ وَجِآىۡءَ
يَوۡمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوۡمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكۡرٰى ؕ ۝۲۳
يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ قَدَّمۡتُ لِحَيَاتِىۡ ۚ ۝۲۴ فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ ۝۲۵
وَّلَا يُوۡثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ؕ ۝۲۶ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۖ ۝۲۷ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ۚ ۝۲۸ فَادۡخُلِىۡ فِىۡ عِبٰدِىۡ ۙ ۝۲۹ وَادۡخُلِىۡ جَنَّتِىۡ ۝۳۰ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

سنن ابوداؤد:جلد سوم:حدیث نمبر 1394

حضرت عائشہ (رض) فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومن آدمی اپنے اعلیٰ اخلاق سے سارے دن کے روزہ دار اور ساری رات کے تہجد گذار کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔

سورة الفجر آیت ۱ - ۱۶

- آفاق کی بعض زمانی نشانیوں سے شہادت کہ یہ نظام جس خدا نے قائم کیا ہے اس کی قدرت سے یہ بعید نہیں ہے کہ وہ آخرت برپا کرے، اور اس کی حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان سے اس کے اعمال کی بازپرس کرے۔
- پھر انسانی تاریخ سے استدلال۔ عاد اور ثمود اور فرعون نے بہت فساد مچایا تو اللہ کے عذاب کا کوڑا ان پر برس گیا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ کائنات کسی چوپٹ راجہ کی اندھیر نگری نہیں بلکہ ایک فرمانروائے حکیم و دانا اس پر حکمرانی کر رہا ہے جس کی حکمت اور عدل یہ تقاضا خود اس دنیا میں انسانی تاریخ کے اندر مسلسل نظر آتا ہے کہ عقلی اور اخلاقی حس دے کر جس مخلوق کو اس نے یہاں تصرف کے اختیارات دیے ہیں اس کا محاسبہ کرے اور اسے جزا اور سزا دے۔
- اہل مکہ کے خالص مادی نقطۂ نظر پہ تنقید۔ ان کے عزت و ذلت اور اخلاق کے معیار پہ اور ان کے سماجی رویوں اور نقطۂ نظر پہ بھی

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ ﴿١٨﴾

كَلَّا بَلْ - ہرگز نہیں ، بلکہ

لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ - نہیں عزت کرتے ہو یتیم کی

وَلَا - اور نہیں

تَحٰٓضُّوْنَ - ایک دوسرے کو ترغیب دیتے حَضَّ يَحُضُّ ترغیب دینا، آمادہ کرنا

○ تَحَاضَّ يَتَحَاضُّ ایک دوسرے کو رغیب دینا

وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ المِسْكِينِ

عَلٰى طَعَامِ - کھانا کھلانے کی

الْمِسْكِيْنِ - مسکین کو

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ ﴿۱۸﴾

ہرگز نہیں، بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے
اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے

Nay, nay! but you honour not the orphans!
Nor do you encourage one another to feed the poor!

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾

○ فکری کجی کی نشاندہی

○ کفار کے ان خیالات کی تردید ۔ جس کا ذکر سابقہ دو آیتوں میں گزرا

○ مال و دولت کو عزت اور ذلت کا معیار سمجھنا، کردار و سیرت کو اہمیت نہ دینا

○ دنیاوی دولت یا جاہ و اقتدار عزت یا ذلت کی علامت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کہ تم عزت اور اقتدار ملنے پر شکر ادا کرتے ہو یا ناشکری

○ لیکن تم اس میں بالکل ناکام ہو گئے ہو دولت پر شکر کا تقاضا یہ تھا کہ تم یتیموں کا اکرام کرتے اور غریبوں اور مسکینوں کی ضروریات پر اپنی دولت خرچ کرتے ۔ لیکن تمہارا حال کیا ہے؟ ....

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾

یتیم کے اکرام کا مفہوم

- یتیم کے حقوق کا صرف یہی تقاضا نہیں کہ اس کے پیٹ کی آگ بجھنے کا انتظام کیا جائے بلکہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس سوسائٹی میں اس کو عزت کا مقام ملے، لوگ اسے احترام سے دیکھیں، لوگ اس کی غربت پر نہیں اس کے کردار پر نظر رکھیں اگر وہ صاحب کردار آدمی ہے تو یتیمی اس کے راستے میں حائل نہیں ہونی چاہیے
- لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ تم یتیموں اور مسکینوں کو حقوق کیا دوگے اور انکا اکرام کیا کروگے تم تو نہ انھیں خود کچھ دینے کو تیار ہو اور نہ کسی اور کو اس پر اکساتے ہو۔ بلکہ تمہاری خواہش یہ ہے کہ کوئی اور بھی کسی یتیم اور مسکین کی ضرورت پوری نہ کرے تاکہ تمہارے بخل پر پردہ پڑا رہے۔

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

وَ تَاْكُلُوْنَ ۔ اور تم کھاتے ہو

التُّرَاثَ - مال میراث

اَكْلًا - جیسے کھاتے ہیں

لَّمًّا - سمیٹ کر

لَمَّ يُلُمُّ لَمًّا : جمع کرنا، پے در پے

وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ ۔ اور تم محبت کرتے ہو مال سے

حُبًّا - جیسا محبت کرنے کا حق ہے

جَمًّا - کثرت سے جمع کرتے ہوئے

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ
حُبًّا جَمًّا ؕ ﴿٢٠﴾

اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو
اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو

And you devour heritages with devouring greed.
And love wealth with abounding love.

محمد اقبال

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ ﴿۲۰﴾

- سردارانِ قریش کی اخلاقی حالت کا بیان
- سیم وزر اور درہم و دینار سے تمہاری محبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے اور اپنے پیچھے ناتواں اولاد چھوڑ جاتا ہے تو تم میں جو طاقتور لوگ ہیں وہ اس مرحوم کی وراثت اور چھوڑا ہوا مال پہ دست درازی کرتے ہیں
- بلکہ تم مرحوم کا سارا ترکہ جمع کرکے اور سمیٹ کر اس طرح ہڑپ کر جاتے ہو کہ کسی کے لیے کچھ نہیں چھوڑتے۔ حالانکہ مرنے والا تمہارا کوئی عزیز ہے اور اس کی اولاد تمہارے قریبی عزیز کی اولاد ہے اور تم رشتوں میں ان کے چچا، ماموں اور بڑے بھائی جیسے محترم رشتوں سے منسوب ہو

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾

كَلَّآ - ہرگز نہیں

اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ -جب ہموار کی جائے گی زمین

دَكًّا دَكًّا - کوٹ کوٹ کر   دَكَّ يَدُكُّ دكًّا : منہدم کرنا، نشیب و فراز دور کر کے ہموار کرنا

- دُكّان : ہموار چبوترہ
- دُکان: ایسی جگہ جسے بیٹھنے کے لیئے ہموار بنایا گیا ہو-خرید و فرخت والی جگہ

وَّ جَآءَ - اور آئے گا

رَبُّكَ وَ الۡمَلَكُ - تمہارا رب اور فرشتے

صَفًّا صَفًّا - قطار در قطار

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ
الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

ہرگز نہیں، جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگ زار بنا
دی جائے گی - اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا اِس حال میں کہ
فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے

Nay, but when the earth is crushed with crushing upon crushing, And your Lord comes and the angels in ranks,

محمد اقبال

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا ۙ ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ ﴿۲۲﴾

- وقوعاتِ قیامت کو صحیح صحیح سمجھنا ان حواس کے ساتھ ممکن نہیں
- ابھی ہم اس دنیا میں ہیں اور ہماری قوت ادراک محدود ہے اس دنیا کے طبعی قوانین کے لیئے تو ہمیں حواس دیئے گئے ہیں دوسری دنیا کے لیئے نہیں
- اس لیئے قیامت، اس کے برپا ہونے، اس کے شدائد، اس کی ہولناکیاں، انسان کے ساتھ پیش آنے والے مختلف واقعات، حشر کے مختلف مواقف کی تفاصیل ..... یہ سب امورِ متشابہات میں سے ہیں
- جس زمین کی زینتوں اور جس کے بناؤ سنگھار پر انسان آج فریفتہ ہے، یہ کوٹ کوٹ کر بالکل برابر کردی جائے گی

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

وَجِايْٓءَ -اور لائی جائے گی (نزدیک)

يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ - اس دن جہنم

يَوْمَئِذٍ - اس روز

يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ - یاد کرے گا انسان

وَاَنّٰى لَهُ - کہاں ہے اس کے لیے

- اَنّٰى ۔ حرف استفہام

الذِّكْرٰى - وہ بڑی نصیحت

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ
الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۭ ٢٣

اور جہنم اُس روز سامنے لے آئی جائے گی، اُس دن انسان کو
سمجھ آئے گی اور اس وقت اُس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟

And Hell, that Day, is brought (face to face),- on that Day will man remember, but how will that remembrance profit him?

وَجِایۡٓءَ یَوۡمَئِذٍۭ بِجَہَنَّمَ ۬ۙ یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَ اَنّٰی لَہُ الذِّکۡرٰی ﴿۲۳﴾

- اب پچھتائے کیا ہوت.....؟
- آج جو لوگ آخرت کا انکار کر رہے ہیں اس دن انھیں بھی سمجھ آجائے گی کہ ہم ایک حقیقت کا انکار کرتے رہے ہیں
- امیری اور غریبی کی حقیقت کو بھی سمجھ نہ پا رہا تھا۔ جو میراث کا تمام مال سمیٹ کر کھا جاتا تھا۔ اور یتیموں اور عورتوں کا حق بھی مار لیتا تھا
- مال کی محبت میں بری طرح گرفتار تھا۔ نہ یتیم کا اکرام کرتا تھا اور نہ مساکین کی معیشت کے لئے کوئی دوڑ دھوپ کرتا تھا۔ جو سرکش تھا اور جس نے اپنی دولت اور اقتدار کے بل بوتے پر زمین کو فساد سے بھر دیتا تھا
- لیکن اب اس اعتراف اور نصیحت حاصل کرنے سے کیا فائدہ؟

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ ۚ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۙ ﴿۲۵﴾

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ - وہ کہے گا اے کاش

يَا: حرف نداء   لَيْتَ: حرف تمنا

قَدَّمْتُ - میں نے آگے بھیجا ہوتا

لِحَيَاتِىْ - اپنی زندگی کے لیے

فَيَوْمَئِذٍ - تو اس دن

لَّا يُعَذِّبُ - نہ عذاب دے (سکے) گا

عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ - اس کے عذاب (جیسا) کوئی ایک بھی

يَقُولُ يٰلَيۡتَنِىۡ قَدَّمۡتُ لِحَيَاتِىۡ‌ۚ ﴿۲۴﴾ فَيَوۡمَٮِٕذٍ لَّا
يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ ﴿۲۵﴾

وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اِس زندگی کے لیے کچھ پیشگی
سامان کیا ہوتا۔ پھر اُس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب
دینے والا کوئی نہیں

He will say: "Ah! Would that I had sent forth (good deeds) for (this) my (Future) Life!"
None punishes as He will punish on that day!

محمد اقبال

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۚ ﴿۲۴﴾

- حسرت وندامت کل سرمایہ
- اس دن ہر شخص نہایت حسرت وندامت کے ساتھ یہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی زندگی کے لیے کچھ اچھے اعمال کا ذخیرہ کیا ہوتا تو آج میرے کام آتا
- لیکن یہ سب باتیں اس دن حسرت وندامت کا باعث بننے کے سوا اور کسی کام نہ آئیں گی۔ کیونکہ عمل کی مہلت ختم ہو چکی، دارالعمل پیچھے رہ گیا دارالجزاء کا دور شروع ہو گیا اب کسی چیز کی تلافی ممکن نہیں
- اس وقت انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ میری اصل زندگی (حَيَاتِيْ) تو یہ ہے جو اَب شروع ہوئی ہے۔ میں خواہ مخواہ دنیا کی زندگی کو اصل زندگی سمجھتا رہا جو تو اس اصل زندگی کی تمہید تھی۔

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ؕ ﴿۲۶﴾

وَّلَا - اور نہ

يُوْثِقُ - جکڑے (باندھے) مادہ - و ث ق

○ أوثَق يُوثق ، إيثاقًا باندھنا (IV)

○ وثاق : باندھنے کی رسی / بیڑی - shackle

○ میثاق : پختہ عہد ثقّہ : قابل بھروسہ آدمی، مضبوط کردار کا آدمی

○ اردو میں (دیگر الفاظ) : وثوق، واثق، وثیقہ، ثقہ

وَثَاقَهٗٓ - اس کا (سا) جکڑنا

اَحَدٌ - کوئی ایک بھی

وَّلَا يُوۡثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ؕ ﴿٢٦﴾

اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں

And His bonds will be such as none (other) can bind.

فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾

- آخرت کی سزائیں اور پکڑ اس دنیا جیسی نہیں
- آخرت کی سزائیں ان سے بالکل مختلف ہوں گی
- ان پر نہ مرورایام کا اثر پڑے گا، نہ وہ پرانی ہوں گی اور نہ ان کی شدت میں کمی آئیگی، عذاب میں مبتلا شخص موت مانگے گا، اسے موت کبھی نہیں آئیگی
- پروردگار اس طرح کا باندھنا باندھے گا کہ جس میں صرف بیرونی دنیا سے تعلق ہی منقطع نہیں ہوگا بلکہ خیالات اور تصورات اور احساسات تک سے علاقہ ٹوٹ جائے گا
- کاش دنیا میں آدمی ایسے ہولناک تصور کا یقین پیدا کرلے تو وہ اس طرح کی زندگی گزارنے سے بچ سکتا ہے جو اسے اس عذاب میں مبتلا کرسکتی ہے

يَآأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

يَآأَيَّتُهَا - اے النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ - مطمئن ہونے والی روح

- يَا - حرفِ نداء vocative particle
- يَآأَيُّهَا - ایک مکمل حرفِ نداء
- أَيُّهَا کا استعمال کبھی کلام میں زور پیدا کرنے کے لیۓ اور کبھی تحسین کی لیۓ
- يَا کے ساتھ کبھی أَيُّهَا اور کبھی أَيَّتُهَا آتا ہے
- جس کو بلایا جارہا ہے (منادیٰ) اس پر اگر "ال" ہو تو مذکّر کے لیۓ " يَا أَيُّهَا" اور مؤنث کے لیۓ " أَيَّتُهَا" بڑھا دیا جاتا ہے تا کہ يَا کی آواز " ال " میں گم نہ ہو جائے

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ﴿۲۸﴾

ارۡجِعِىۡۤ - تو واپس چل

اِلٰى رَبِّكِ - اپنے رب کی طرف

رَاضِيَةً - راضی ہوتے ہوئے (اپنے رب سے)

- رضی سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مؤنث راضی، خوش

مَّرۡضِيَّةً - پسندیدہ ہوتے ہوئے (اپنے رب کی)

- رضی سے اسم مفعول کا صیغہ واحد مؤنث
- پسند کی ہوئی۔ راضی کی ہوئی۔ خوش کی ہوئی

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ
رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ﴿٢٨﴾

(دوسری طرف ارشاد ہوگا) اے نفس مطمئن !
چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی

(To the righteous soul will be said:) "O (thou) soul, in (complete) rest and satisfaction!
Return to your Lord, well-pleased (with him), well-pleasing (Him),

محمد اقبال

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

- اللہ کے دین پر مکمل ایمان اور تقویٰ رکھنے والوں کو براہ راست بشارت
- جو کسی شک و شبہ کے بغیر پورے اطمینان اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اپنے رب پر ایمان لائے۔ انبیاء کے لائے ہوئے دین حق کو اپنا دین قرار دیا۔ حالات کیسے بھی رہے ہوں وہ راہِ حق سے کبھی برگشتہ نہ ہوئے
- جو عقیدہ اور جو حکم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے ملا اسے سراسر حق مانا، نعمت ملی تو اس کا شکرادا کیا، تنگی اور ترشی سے واسطہ پڑا تو صبر کی تصویر بن گئے، اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کی، ہر طرح کے عسر و یسر اور نرمی اور سختی میں اپنے رب سے راضی اور مطمئن اور صابر اور شاکر رہ کر زندگی گزاری۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے ہر شخص کا نفس، **نفس مطمئنہ** ہے

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۙ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ࣖ﴿۳۰﴾

فَادْخُلِىْ - پس داخل ہو جا

فِىْ عِبٰدِىْ - میرے بندوں میں

وَادْخُلِىْ - اور داخل ہو جا

جَنَّتِىْ - میری جنت میں

- حضرت سلیمان (علیہ السلام) دعا نے کی تھی

وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ (27:19)

- حضرت یوسف (علیہ السلام) نے دعا کی تھی

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ ع

شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں
اور داخل ہو جا تو میری جنت میں

"Enter thou, then, among My devotees!
And enter into My garden.

فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۙ﴿۲۹﴾ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾ ع

- جب موت کا وقت آئے گا تو روح قبض کرنے والے فرشتے، اور اسی طرح جب وہ میدانِ حشر میں آئیں گے تو حشر میں استقبال کرنے والے فرشتے، اور جب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عدالت کے ذمہ دار فرشتے ان کا آگے بڑھ کر استقبال کریں گے
- انھیں اطمینان دلاتے ہوئے کہیں گے کہ اے نفس مطمئن اپنے رب کی طرف چل، کہ تو زندگی بھر اس سے راضی رہا، آج اس کا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہونے کی نوید سنا رہا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی کہ اے میرے بندے اب تو میرے خاص بندوں کے زمرے میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا اللھم جعلنا منھم